شکیلیت

ایک نئی 'قادیانیت'، ایک نیا فتنہ

مولانا الیاس نعمانی

09005302800

nomaniilyas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شکیل بن حنیف دربھنگہ بہار کے موضع عثمان پور کا رہنے والا ایک شخص ہے، جس نے چند برس قبل، جب کہ وہ دہلی میں تھا، مہدی ہونے اور پھر مہدی و مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا، اور اس طرح ایک نئ قادیانیت کی داغ بیل ڈالی، اس نے پہلے دہلی کے مختلف محلوں میں اپنی مہدویت و مسیحیت کی تبلیغ کی، لیکن ہر جگہ سے اسے کچھ دنوں کے بعد ہٹنا پڑا، پہلے محلّہ نبی کریم کو اس نے اپنی سرگرمیوں کا مرکز بنایا، اور پھر لکشمی نگر کے دو مختلف علاقوں میں یکے بعد دیگرے رہ کر اپنے مشن کو چلاتا رہا، دہلی کے اس زمانۂ قیام میں اس نے بالخصوص ان سادہ لوح نوجوانوں کو اپنا نشانہ بنایا جو دہلی کے مختلف تعلیمی اداروں میں تعلیم حاصل کرنے کے لیے وہاں آتے تھے، لیکن جیسے ہی لوگوں کو ان حرکتوں کی اطلاع ہوتی وہ اس کے خلاف ایکشن لیتے اور اسے اپنا ٹھکانہ تبدیل کرنا پڑتا، بالآخر اسے دہلی سے ہٹنے کا فیصلہ کرنا پڑا، اور اس نے اپنی بود و باش مہاراشٹر کے ضلع اورنگ آباد میں اس طرح اختیار کر لی کہ 'کسی' نے اس کے لیے ایک پورا علاقہ خرید کر ایک نئ بستی بسا دی، جس میں وہ اور اس کے ''حواری'' رہتے ہیں۔

ملک کے مختلف حصوں میں اس جھوٹے مہدی و مسیح کی دعوت و تبلیغ کا سلسلہ برسوں سے خاصی تیزی کے ساتھ جاری ہے، دہلی، بہار، مہاراشٹر و آندھرا پردیش وغیرہ میں اس کے فتنہ میں اچھی خاصی تعداد میں لوگ آ چکے ہیں، اور الحمد للہ ہر جگہ کچھ نہ کچھ لوگوں نے اس کے تعاقب کی فکر بھی شروع کر دی ہے۔

ہم سمجھتے تھے کہ یوپی اس فتنہ سے محفوظ ہے، اور اب تک یہاں شکیلیوں نے اپنے پاؤں نہیں پھیلائے ہیں، لیکن معلوم ہوا کہ ہم ناواقف تھے، یوپی میں بلکہ لکھنؤ میں بھی کچھ لوگ اس فتنہ کے داعی بن کر تقریبا ڈیڑھ برس سے سرگرم ہیں، اور بڑی رازداری لیکن تیز رفتاری کے ساتھ اپنی سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہیں، اور افسوس کہ ان کے فتنہ کا شکار ہمارے کچھ سادہ لوح نوجوان بن بھی رہے ہیں، بلکہ غالبا ہر کچھ دنوں کے بعد لکھنؤ و یوپی کے مختلف اضلاع کے چند افراد اس فتنہ کا شکار ہو کر اس جھوٹے مسیح و مہدی کے ہاتھ پر بیعت کرنے جارہے ہیں، اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ فتنہ گر اپنی پوری سرگرمی اس طرح خفیہ انداز میں چلانے میں کامیاب ہیں کہ وہ ہمارے علاقہ میں ہمارے نوجوانوں پر محنت کر رہے ہیں اور ہم کو خبر تک نہیں ہے، ہماری ناواقفی یا بے خبری کی یہ صورت حال بہت تشویش ناک ہے، اور ہمیں بہت کچھ سوچنے پر مجبور کرتی ہے۔ خود یہ عاجز لکھنؤ کے جس محلّہ میں رہائش پزیر ہے وہاں بھی ان فتنہ گروں کی کرم فرمائی کا سلسلہ جاری ہے، اور اسی محلّہ کے ایک نوجوان کے ذریعہ ہی ہمیں اس فتنہ کے وجود کی اطلاع ملی تھی۔

ان لوگوں کا طریقۂ کار یہ ہے کہ یہ بہت خفیہ طور پر کسی نوجوان سے رابطہ کرتے ہیں، یہ نوجوان عام طور پر کسی کالج یا یونیورسٹی کا طالب علم ہوتا ہے، یہ پہلے اس سے عام دینی گفتگوئیں کرتے ہیں، اور چونکہ اس فتنہ کے تمام داعی اپنا حلیہ ایسا بنائے پھرتے ہیں کہ ان کو دیکھ کر ہر شخص یہی محسوس کرے کہ یہ بہت متبع سنت قسم کے دین دار نوجوان ہیں، مثلا لمبی داڑھیاں رکھتے ہیں، لباس میں لمبے کرتے اور اونچی شلوار کا اہتمام کرتے ہیں، گفتگو میں بار بار الحمد للہ، سبحان اللہ، ماشاء اللہ، ان شاء اللہ اور ان جیسے دیگر الفاظ کی کثرت رکھتے ہیں، اس لیے وہ سادہ لوح اور ناواقف نوجوان ان سے بہت زیادہ متاثر ہو جاتا ہے، اور انہیں بہت دین دار سمجھنے لگتا ہے۔

اپنی بابت یہ تاثر قائم کرنے کے بعد یہ اپنے مخاطب سے علامات قیامت کا تذکرہ کرتے ہیں اور ان کا مصداق نئے انکشافات، نئی ایجادات اور معاصر دنیا کے بعض حالات و واقعات کو قرار دیتے ہیں، اس

درمیان یہ بہت ہوشیاری کے ساتھ یہ کوشش بھی کرتے ہیں کہ اپنے مخاطب کے ذہن میں علما کی تصویر ایسی بنا دیں کہ وہ ان کی کسی بات کی تصدیق علما سے کرانے کی ضرورت نہ سمجھے، مثلا یہ کہتے ہیں کہ علما کو ان علامات قیامت کا کچھ علم نہیں ہوتا، اس لیے کہ انہیں زمانۂ طالب علمی میں یہ حدیثیں پڑھائی ہی نہیں جاتیں، انہیں بس حدیث کی کتابوں کے چند منتخب ابواب پڑھا دیے جاتے ہیں، جن کا تعلق نماز، روزہ جیسے مسائل سے ہوتا ہے، تاکہ یہ کسی مسجد کے امام یا کسی مدرسہ کے مدرس بن سکیں۔ انکا مخاطب جواب تک ان کے دین دار ہونے کا تاثر رکھتا ہے یہ باتیں سن کر ان کو دین کا ایسا ماہر بھی سمجھنے لگتا ہے کہ جو علما سے زیادہ دین کو جاننے والا ہے، اوراب اس کا حال یہ ہوتا ہے کہ یہ اسے جو بتا دیں وہ اس پر یقین کر لے۔

اس کے بعد یہ اپنے مدعو کو یہ باور کراتے ہیں کہ دجال کی آمد ہو چکی ہے، وہ امریکا و فرانس کو دجال بتاتے ہیں، اور کہتے ہیں کہ رسول اللہ (ﷺ) نے ایک حدیث میں جو یہ بتایا تھا کہ دجال کی پیشانی پر 'کافر' لکھا ہوگا اس سے آپ (ﷺ) کا اشارہ یہی دونوں ممالک تھے، اس لیے کہ جب ان دونوں کا نام ایک ساتھ لکھا جائے (امریکا فرانس) تو بیچ میں کافر لکھا ہوا ہوتا ہے، دجال کی ایک آنکھ ہونے کا مصداق وہ سیٹلائٹ کو قرار دیتے ہیں، بعض روایات میں دجال کی سواری کے بارے میں ہے کہ وہ ایک گدھا ہوگا، یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس سے مراد فائٹر پلین ہے، اور اسی طرح کی کچھ اور باتیں کرتے ہیں، دجال کی بابت اپنی ایسی گفتگوؤں کے بعد یہ داعیانِ شکیلیت کہتے ہیں کہ دجال کی آمد کے بعد مہدی و مسیح کو آنا تھا، اور وہ آچکے ہیں، اور اب نجات کا بس یہی ایک ذریعہ ہے کہ ہم ان کے ہاتھ پر بیعت کر لیں، اگر مخاطب بہت سادہ لوح ہوتا ہے اور یہ خواہش ظاہر کرتا ہے کہ مجھے بھی اس 'سفینۂ نجات' میں سوار ہونا ہے تو اسے (عام طور پر) پہلے صوبائی امیر کے پاس بھیجا جاتا ہے، مثلا یوپی میں بنارس بھیج دیا جاتا ہے، جہاں بنارس ہندو یونیورسٹی میں زیر تعلیم ایک نوجوان سے اس کی ملاقات ہوتی ہے، یہ صاحب یوپی میں اس جھوٹے مہدی و مسیح کے مشن کے امیر بتائے جاتے ہیں، اور پھر کچھ دنوں کے بعد اورنگ آباد بھیج کر

شکیل کے ہاتھ پر بیعت کرادی جاتی ہے،لیکن اس بات کا بہت اہتمام کیا جاتا ہے کہ بیعت سے پہلے اس جھوٹے مہدی و مسیح کا اصلی نام سامنے نہ آئے، یہاں تک کہ لوگوں کے دریافت کرنے پر بھی یہ لوگ اس کا اصلی نام نہیں بتاتے ہیں،تا کہ اگر یہ شخص کہیں کسی سے تذکرہ کر بھی دے تو بھی لوگوں کو معلوم نہ ہو پائے کہ یہ کس 'مسیح' کی دعوت دی جارہی ہے۔

اگلے صفحات میں دجال، حضرت مہدی اور حضرت عیسیٰؑ کی بات صحیح احادیث میں بتائی گئی چند علامتوں کا تذکرہ کر کے ان کی روشنی میں شکیلی دعووں کا جائزہ لیا جارہا ہے،تا کہ یہ بات بالکل واضح ہو جائے کہ شکیل بن حنیف جھوٹا ہے، حضرت مہدی و حضرت عیسیٰؑ علیہ السلام سے اس کو وہی نسبت ہے جو رات کو روز روشن سے۔

شکیلی دجال بمقابلہ حقیقی دجال

دجال کی بابت شکیلیوں کا دعوی اتنا بدیہی غلط ہے کہ کوئی بھی آدمی جسے اللہ نے عقل سلیم سے نوازا ہوا نہیں صحیح مان ہی نہیں سکتا، اور اس لیے اس سلسلہ میں کسی تفصیلی گفتگو کی ضرورت نہیں ہے، لیکن پھر بھی اتنا عرض کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) نے دجال کی بابت جو کچھ بتایا ہے اس سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک انسان ہی ہوگا، دو ممالک کا مجموعہ یا سیٹلائٹ یا فائٹر پلین نہیں۔

آپ (ﷺ) نے اس کا حلیہ بھی بالکل واضح طور پر بتا دیا ہے، مثلا بخاری کی ایک حدیث (۷۰۱، کتاب ذکر الانبیاء، باب قول اللہ تعالیٰ واذکر فی الکتاب مریم) میں ہے کہ آپ کو خواب میں دجال دکھایا گیا، تو وہ ایک سرخ رنگ کا موٹا شخص تھا، اس کے بال گھنگھریالے تھے، داہنی آنکھ سے کانا تھا، یہاں تک کہ اس حدیث میں آپ (ﷺ) نے یہ بھی بتایا ہے کہ وہ قبیلہ خزاعہ کے ایک آدمی ابن قطن کے مشابہ تھا، ان واضح نشانیوں کے بعد کوئی گنجائش نہیں رہتی کہ کوئی بھی عقل مند شخص یہ کہے کہ دجال ایک شخص نہ ہوکر دو ممالک کا مجموعہ ہے، اور اس کی آنکھ سیٹلائٹ ہے۔

علامات مہدی کی روشنی میں شکیل کا جائزہ

احادیث سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مہدی اور حضرت عیسیٰ دو الگ الگ شخصیات ہیں، جب کہ شکیل غلام احمد قادیانی کی طرح اس بات کا دعوے دار ہے کہ وہ بیک وقت مہدی بھی ہے اور مسیح بھی، ظاہر ہے کہ یہی ایک بات اس کے جھوٹے ہونے کے لیے کافی ہے۔

حضرت مہدی کی بابت رسول اکرم (ﷺ) کی حدیثوں میں متعدد علامتیں بیان کی گئی ہیں، ذیل میں ہم ان میں سے چند کا تذکرہ کریں گے، اور پھر ان کی روشنی میں شکیل کا جائزہ لیں گے:

۱- رسول اللہ (ﷺ) نے بتایا تھا کہ حضرت مہدی کا نام محمد اور ان کے والد کا نام عبد اللہ ہوگا، (ابوداود: ۴۲۸۲، کتاب المہدی)، جب کہ شکیل شکیل بن حنیف ہے، محمد بن عبد اللہ نہیں۔

۲- رسول اللہ (ﷺ) نے یہ بھی بتایا تھا کہ مہدی آپ کی ہی نسل سے ہونگے، اور ان کا سلسلۂ نسب حضرت فاطمہ تک پہنچے گا، (ابوداود: ۴۲۸۴، کتاب المہدی)۔ جب کہ شکیل کا اس خاندان اور نسل سے کوئی تعلق نہیں، وہ تو ہندوستانی نسل کا ہی ہے۔

۳- حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مہدی روشن پیشانی کے ہونگے یعنی گورے رنگ کے ہوں گے، (ابوداود: ۴۲۸۵، کتاب المہدی)، جب کہ شکیل ایسا نہیں ہے۔

۴- رسول اللہ (ﷺ) نے یہ بھی بتایا تھا کہ ان سے پہلے دنیا بھر میں ظلم و نا انصافی کا راج ہوگا، اور وہ ظلم کا خاتمہ کر کے دنیا میں عدل و انصاف کا بول بالا کر دیں گے، (ابوداود: ۴۲۸۲، کتاب المہدی)

جب کہ شکیل کے دعوائے مہدویت کو دس برس سے زائد کا عرصہ گزر گیا ہے، اور اس عرصہ میں دنیا میں ظلم وناانصافی بڑھی ہی ہے، کم نہیں ہوئی ہے۔

۵- حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ حکمراں بھی ہونگے، (ابوداود: ۴۲۸۵، کتاب المہدی)، اور شکیل حکمرانی کا تو خواب بھی نہیں دیکھ سکتا۔

٦- احادیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ محمد بن عبداللہ مہدی کے منصب پر فائز ہونے کے بعد زیادہ سے زیادہ نو برس رہیں گے (ترمذی: ۲۲۳۲، ابواب الفتن، باب بعد باب ماجاء فی المہدی)، جن میں سے سات برس وہ حکومت فرمائیں گے، (ابوداود: ۴۲۸۵، کتاب المہدی) شکیل بن حنیف کے دعوائے مہدویت کو دس برس سے زائد کا عرصہ گزر گیا ہے اور ابھی تک نہ اس کا انتقال ہوا ہے اور نہ اس کی حکومت قائم ہوئی ہے۔

ان کے علاوہ حضرت مہدی کی بابت اور بھی علامتیں یا پیشین گوئیاں حدیث کی کتابوں میں پائی جاتی ہیں، لیکن صحیح احادیث میں مذکور یہی پانچ علامتیں شکیل کو جھوٹا ثابت کرنے کے لیے کافی ہیں، اس مختصر سے کتابچہ میں مزید کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی ہے۔

حضرت عیسیؑ کی آمد کے سلسلہ میں قرآن وحدیث کی چند پیشین گوئیاں اوران کی روشنی میں شکیل کا جائزہ

حضرت عیسیٰؑ کی اس دنیا میں دوبارہ تشریف آوری کی بابت بھی قرآن اور حدیث میں کچھ ایسی واضح باتیں بتادی گئی ہیں کہ جن کو سامنے رکھ کر شکیل وقادیانی جیسے ہر جھوٹے کی حقیقت واضح ہوجاتی ہے، ذیل میں ایسی ہی چند علامتیں درج کی جاتی ہیں:

ا۔اس سلسلہ میں سب سے پہلی اور بنیادی بات یہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کی آمد کے سلسلہ میں آں حضرت (ﷺ) نے جو کچھ بیان فرمایا ہے، اس سے یہ بات بالکل قطعی اور یقینی طور پر معلوم ہوتی ہے کہ وہ وہی عیسی بن مریم علیہما السلام ہوں گے جو بنی اسرائیل کے نبی تھے، اور جن کی والدہ حضرت مریم تھیں اور جو بغیر والد کے پیدا ہوئے تھے، صحیح بخاری وصحیح مسلم سمیت حدیث کی متعدد کتابوں میں ایسی کئی روایتیں پائی جاتی ہیں جن میں قیامت کے قریب آپ کی آمد کا تذکرہ ہے اور آپ کا نام عیسیٰ بن مریم ہی لیا گیا ہے، ان میں سے چند روایتیں ابھی آپ پڑھیں گے۔اور مہدی وعیسی ہونے کا یہ دعوے دار شکیل بن حنیف ہے، ہندوستان کے ایک علاقہ سے تعلق رکھتا ہے، یہ وہ عیسیٰ بن مریم نہیں ہے جو بنی اسرائیل کے نبی تھے اور جو بغیر باپ کے پیدا ہوئے تھے اور جن کی والدہ کا نام مریم تھا۔

۲- حضرت عیسی کی دوبارہ آمد کے سلسلہ میں متعدد احادیث میں یہ بتایا گیا ہے کہ وہ اتریں گے، (مثلا ملاحظہ ہو: بخاری: ۲۲۲۲، کتاب البیوع، باب قتل الخنزیر)، جب کہ یہ شکیل بن حنیف عثمان پور نامی ایک گاؤں میں اپنے والد حنیف کے یہاں پیدا ہوا ہے، آسمان سے نہیں اترا ہے۔

۳- صحیح بخاری و صحیح مسلم کی ایک حدیث میں رسول اللہ (ﷺ) کا ارشاد ہے: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم میں ابن مریم انصاف پسند حکمراں بن کر ضرور نازل ہوں گے، صلیب کو توڑ دیں گے (یعنی آپ کی آمد کے بعد سارے عیسائی مسلمان ہو جائیں گے، اور صلیب کی عبادت ختم ہو جائے گی)، خنزیر (کی نسل) کو قتل کر دیں گے.. ، اور مال و دولت کی ایسی فراوانی ہوگی کہ کوئی صدقات قبول کرنے والا نہیں ہوگا۔ (بخاری: ۲۲۲۲، کتاب البیوع، باب قتل الخنزیر، مسلم: ۲۴۷/۱۵۵، کتاب الایمان، باب نزول عیسی بن مریم)۔

اب ذرا اس حدیث کی روشنی میں شکیل کا جائزہ لیجیے، وہ نہ اب تک حکمراں بنا ہے اور نہ حکمرانی کا کوئی ارادہ رکھتا ہے، وہ تو اورنگ آباد، مہاراشٹر کے پاس کی ایک بستی میں چھپا بیٹھا ہے، اور وہاں سے نکلنے کا نام ہی نہیں لیتا، اور اس نے نہ کبھی کوئی صلیب توڑی ہے اور نہ کسی عیسائی نے اس کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا ہے، نہ خنزیروں کو قتل کیا ہے اور نہ اس کے آنے کے بعد دنیا میں مال و دولت کی فراوانی ہوئی ہے، اور نہ غربت کا خاتمہ ہوا ہے کہ صدقات لینے والا کوئی نہ ملے۔

۴- قرآن مجید نے سورہ نساء کی آیت (۱۵۹) میں فرمایا گیا ہے کہ حضرت عیسی کی وفات سے پہلے تمام اہل کتاب (یہودی و عیسائی) مسلمان ہو جائیں گے،: 'وان من اهل الكتاب الا ليومنن به قبل موته'، اور شکیل کے ہاتھ پر اب تک ایک بھی عیسائی اسلام نہیں لایا۔

ان کے علاوہ حضرت عیسیٰؑ کی بابت اور بھی علامتیں یا پیشین گوئیاں حدیث کی کتابوں میں پائی جاتی ہیں، لیکن قرآن و صحیح احادیث میں مذکور یہی چار علامتیں شکیل کے دعوے کو جھوٹا ثابت کرنے کے لیے کافی ہیں، اس مختصر سے کتابچہ میں مزید کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی ہے۔

اس فتنہ کا مقابلہ کیسے ہو؟

یہ فتنہ چونکہ بہت راز داری کے ساتھ پھیلایا جارہا ہے اس لیے عام طور پر جب کسی علاقہ کے خادمانِ دین کو اپنے علاقے کے بارے میں علم ہوتا ہے کہ ہمارے یہاں اس فتنہ کے داعی سرگرم ہیں، تو اس وقت تک بہت تاخیر ہوچکی ہوتی ہے اور کئی نوجوان اس کی بھینٹ چڑھ چکے ہوتے ہیں، دہلی، بہار، مہاراشٹر، تلنگانہ، آندھرا پردیش و یوپی سمیت ملک کے جس حصہ میں بھی اس فتنہ کی سرگرمی کی آج اطلاع ہے ان تمام مقامات پر خادمان دین کو جب اس فتنہ کی موجودگی و سرگرمی کی اطلاع ملی تو کافی دیر ہوچکی تھی، اس لیے کسی بھی علاقہ میں اس انتظار میں نہیں رہنا چاہیے کہ جب ہمارے یہاں فتنہ کی آمد کی خبر ملے گی تو پھر فکر کریں گے، اس لیے کہ عین ممکن ہے کہ کسی علاقہ میں یہ سرگرم ہو اور ہمیں اس کی خبر نہ ہو۔

صورت حال کی خطرناکی کا اس سے اندازہ کیجیے کہ جن علاقوں کے سلسلے میں یہ اطمینان تھا کہ یہاں یہ فتنہ موجود نہیں ہے، وہاں کے ائمۂ مساجد نے بھی جب اپنی مسجدوں میں اس مسئلہ پر گفتگو کی تو کچھ نوجوانوں نے ان میں سے کچھ ائمہ کو بتایا کہ اس طرح کے لوگوں نے ہم سے بھی رابطہ کیا ہے، اس لیے ضرورت اس بات کی ہے کہ کسی بھی علاقہ کے سلسلہ میں اطمینان نہ کیا جائے، اور پہلے سے ہی عوام کو اس فتنہ سے آگاہ کیا جائے، تاکہ اگر یہ فتنہ آپ کے علاقہ میں نہ پہنچا ہو تو اس کی آمد کو روکا جاسکے، اور اگر خدانخواستہ پہنچ گیا ہو تو اس کا ازالہ کیا جاسکے۔

اس فتنہ کے مقابلہ کا صحیح طریقہ یہی ہے کہ ہر علاقہ کی تمام مساجد میں جمعہ کی نماز کے موقع پر اس سلسلہ میں گفتگو کر کے لوگوں کو اس فتنہ سے آگاہ کیا جائے، اسی طرح ہم ان لوگوں کو فتنہ سے آگاہ کر سکتے ہیں جن کو اس فتنہ کے داعیان اپنا مخاطب بناتے ہیں، نماز جمعہ کے علاوہ ان لوگوں کا کوئی رابطہ کسی دینی راہ نمائی کے نظام سے نہیں ہوتا ہے، اگر ہر علاقہ کے سرگرم خادمانِ دین اپنے اپنے علاقہ کی فکر کر لیں اور یہ کوشش کر لیں کہ ان کے علاقہ کی ہر مسجد میں نماز جمعہ سے قبل اس طرح کی گفتگو کر لی جائے تو امید ہے کہ اس فتنہ کو روکا جا سکے گا، اگلے صفحات میں اسی مقصد سے ایک تحریری خطاب درج کیا جا رہا ہے، تا کہ اگر کسی مسجد میں نماز جمعہ میں اس موضوع پر خطاب نہ ہو سکے تو کم از کم یہ تحریری خطاب ہی پڑھ کر سنا دیا جائے، یہ خطاب لکھنؤ کے متاثرہ علاقوں کی مساجد میں سنایا گیا، اور الحمد للہ اس کی افادیت محسوس کی گئی۔

ہمارے یہاں عام طور پر کسی فتنہ کی فکر اس وقت کی جاتی ہے جب اس کے شکار ہزاروں لاکھوں لوگ ہو جاتے ہیں، اور اس وقت فتنہ اپنے پاؤں اتنے جما چکا ہوتا ہے کہ اس کو ختم کرنا ناممکن ہو چکا ہوتا ہے، اس لیے اس نئی قادیانیت کا تعاقب ابھی سے کرنا لازمی وضروری ہے، ورنہ بعد میں یہ فتنہ اگر تناور درخت بن گیا تو پھر اس کا خاتمہ ویسے ہی ناممکن ہو جائے گا جیسے قادیانیت کا ہو گیا ہے۔ع

جا گو زمانہ چال قیامت کی چل گیا

تحریری خطاب

محترم حضرات!

اس وقت آپ حضرات سے ایک مختصر اور ضروری گفتگو کرنی ہے، اس لیے درخواست ہے کہ اسے غور سے سماعت فرمائیں۔

آپ حضرات کے علم میں ہوگا کہ اب سے تقریبا سوا سو برس پہلے مرزا غلام احمد قادیانی نام کے ایک آدمی نے اپنے بارے میں چند دعوے کیے تھے، اس نے پہلے کہا تھا کہ وہ ہی وہ مہدی ہے جن کے آنے کی پیش گوئی رسول اللہ (ﷺ) نے فرمائی تھی، پھر اس نے دعوی کیا تھا کہ رسول اللہ (ﷺ) کی بہت سی حدیثوں میں بتایا گیا ہے کہ آخر زمانے میں حضرت عیسیٰ مسیحؑ آئیں گے، میں ہی وہ عیسیٰ مسیح ہوں، اور اس کے بعد اس نے اپنے نبی ہونے کا دعوی کر دیا تھا۔ اس وقت سے لیکر آج تک کے تمام علما اس کو گمراہ اور کافر مانتے آئے ہیں۔

اب سے چند برس پہلے شکیل نام کے ایک شخص نے بھی اسی طرح کے دعوے کیے ہیں، یہ شکیل بھی اپنے آپ کو مہدی و مسیح کہتا ہے، اور اس طرح ایک نئی گمراہی اور ایک نیا فتنہ وجود میں آیا ہے، یہ فتنہ اب تک مہاراشٹر، بہار اور دہلی میں تھا، لیکن اب ہمارے شہر میں بھی سرگرم ہے، اس نئی گمراہی کی دعوت دینے والے لوگ ہماری ہی مسجدوں میں نماز پڑھ رہے ہیں، اور ہمارے سیدھے سادھے نوجوانوں کو بہکانے کی کوشش کر رہے ہیں، انہوں نے اپنی صورتیں بہت دیندار نوجوانوں کی سی بنا رکھی ہے، تا کہ

لوگوں کو آسانی سے دھوکہ دیا جاسکے۔ وہ بہت خفیہ طور پر ہمارے کسی نوجوان سے ملتے ہیں اور اس کو جھوٹے شکیل کے ہاتھ پر بیعت کرنے کے لیے کہتے ہیں، ان لوگوں کا لگا بندھا طریقہ یہ ہے کہ یہ پہلے کہتے ہیں کہ جس دجال کے آنے کی خبر سیدنا محمد رسول اللہ (ﷺ) نے دی تھی وہ آچکا ہے، اور پھر اس سے یہ کہتے ہیں کہ دجال کے بعد مہدی و مسیح کو آنا تھا اور وہ بھی آچکے ہیں، اور اب ان کے ہاتھ پر بیعت کرنا ضروری ہے، چونکہ اپنے آپ کو مہدی و مسیح کہنے والا یہ شکیل بہت بدنام ہو چکا ہے، اس لیے یہ کسی کو اُس شکیل کا نام نہیں بتاتے، اگر کوئی ان سے پوچھتا ہے کہ یہ تمہارے مہدی و مسیح کہاں رہتے ہیں؟ تو یہ اس کو صاف جواب بھی نہیں دیتے، بس یہی کہتے جاتے ہیں کہ پہلے بیعت ہو جایئے پھر بتائیں گے۔

میرے بھائیوں اور بزرگوں! یہ ایک بڑی گمراہی اور فتنہ ہے، اس شخص کے دعوے کے جھوٹے ہونے میں کیا شبہ ہے؟ حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ مہدی اور مسیح علیہ السلام دو الگ الگ شخصیتیں ہیں، اور شکیل کہتا ہے کہ میں بیک وقت مہدی بھی ہوں اور مسیح بھی، یہ کیسے ہوسکتا ہے؟

مہدی علیہ السلام کے بارے میں حدیث میں بتایا گیا ہے کہ وہ رسول اللہ (ﷺ) کی نسل سے ہوں گے، اور حضرت عیسی کے بارے میں آپ سب جانتے ہیں کہ وہ بنی اسرائیل کی نسل سے تعلق رکھتے ہیں، شکیل نہ بنی اسرائیل کی نسل سے ہے اور نہ رسول اللہ (ﷺ) کی نسل سے، یہ تو دربھنگہ، بہار کے ایک ہندوستانی خاندان سے ہے، پھر یہ کیسے اپنے آپ کو مہدی و مسیح کہہ سکتا ہے؟

حدیثوں سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ مہدی اور مسیح علیہما السلام آنے کے بعد کھلی زندگی میں رہیں گے، اور شکیل چھپتا پھر رہا ہے۔

حدیثوں سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مہدی اور حضرت مسیح دونوں وقت کے ظالموں کے خلاف جہاد کر کے انہیں شکست دیں گے، اور اپنی حکومت قائم کریں گے، ایسا کرنا تو دور کی بات شکیل اس کا خواب بھی نہیں دیکھ رہا۔

پھر شکیل بہت بدتمیز قسم کا آدمی ہے، جس زمانے میں وہ دہلی رہتا تھا اس کے والد اس سے ملنے آئے تو اس نے ان کے ساتھ بہت بدتمیزی کی ، اور گالیاں دے کر ان کو باہر نکال دیا، کیا ایسے کردار کا آدمی مہدی و مسیح ہوسکتا ہے؟

میرے محترم بھائیوں! ایک بار میں پھر عرض کروں کہ اس شکیل کی دعوت دینے والے لوگ اس کا نام شروع میں نہیں بتاتے ہیں، اس لیے اگر کوئی آپ سے یا آپ کے کسی جاننے والے سے بات کرے، اور یہ کہے کہ دجال آچکا ہے، اور مہدی و مسیح بھی آچکے ہیں، چلیے ان کے ہاتھ پر بیعت ہو جایئے ،تو سمجھ لیجیے کہ وہ آپ کو اسی جھوٹے شکیل کی دعوت دے رہا ہے،اور آپ کو گمراہ کرنا چاہتا ہے، اس لیے اس سے خود بھی بچیے اور اپنے جاننے والوں کو بھی بچایئے۔

دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ

[درج ذیل تحریر دارالعلوم دیوبند کے ایک طویل فتوے کی آخری سطریں ہیں، یہ فتویٰ دارالعلوم میں قائم کل ہند مجلس ختم نبوت کے شائع کردہ رسالہ 'شکیل بن حنیف اور اس کے متبعین کا شرعی حکم' میں درج ہے، اس رسالہ کو دارالعلوم کی ویب سائٹ پر بھی پڑھا جاسکتا ہے]

''الحاصل شکیل بن حنیف...... بلاشبہ کافر و مرتد اور دائرۂ اسلام سے خارج ہے،......اور جو لوگ اس کذاب و مفتری کو سچا مان کر اسے امام مہدی اور مسیح موعود عیسیٰ علیہ السلام مانتے ہیں یا مزید اس عقیدہ پر اس کے ہاتھ پر بیعت ہوتے ہیں وہ بھی بلاشبہ کافر و مرتد اور دائرۂ اسلام سے خارج ہیں،......ایسے لوگوں کو ہرگز مسلمانوں کی مساجد میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دی جاسکتی، عام مسلمانوں پر اپنے دین وایمان کی حفاظت کے لیے ان سے معاملات اور معاشرت وغیرہ ہر چیز میں دوری و کنارہ کشی واجب و ضروری ہے، البتہ ماہر قرآن و حدیث و باصلاحیت علمائے کرام کے لیے شکیلیوں کو کفر وارتداد سے نکالنے اور ان کی اصلاح کے لیے ان سے گفت و شنید اور بحث و مباحثہ وغیرہ کرنے میں کوئی حرج نہیں، بلکہ ہر ممکن طریقہ سے اس فتنہ کی سرکوبی کے لیے بھرپور جد وجہد اور کوشش کرنی چاہیے''۔